کتاب میلہ

اور دوسری نظمیں

مصنف: فراغ روہوی

مصور: فخرالدین

© قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

پہلی اشاعت : 2016
تعداد : 2000
قیمت : -/20روپے
سلسلۂ مطبوعات : 1907

KITAB MELA (Aur Dosri Nazme)

By: Faragh Rohvi

ISBN: 978-93-5160-148-7

ناشر: ڈائریکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی، 110025
فون نمبر: 49539000 فیکس: 49539099
شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک 8، آر کے پورم، نئی دہلی، 110066 فون نمبر: 26109746 فیکس: 26108159
ای میل: urducouncil@gmail.com ای میل: ncpulsaleunit@gmail.com
ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in
طابع: سلاسار امیجنگ سسٹمس، C-7/5، لارینس روڈ، انڈسٹریل ایریا، نئی دہلی۔ 110035
اس کتاب کی چھپائی میں 130GSM, Art Paper استعمال کیا گیا ہے۔

پیڑ لگائیں

پیپل، برگد، شیشم، چندن
اِن کے اُگنے کے ہیں کارن
ہمیں یہ دیتے ہیں آکسیجن
جس سے قائم ہے یہ جیون

جینا ہے تو بھول نہ جائیں
ہرجانب ہم پیڑ لگائیں

کتاب میلہ

دیکھو کتاب میلہ   کیسا ہے ریلا ٹھیلا
شوقِ کتاب دیکھو   ہے لاجواب دیکھو
اِس شوق میں خدائی   زحمت اُٹھانے آئی
بوڑھے، جوان، بچے   سب کھا رہے ہیں دھکے
یہ سارے نر یہ ناری   ہیں بے مثال قاری
اسٹال خوب صورت   ہے وقت کی ضرورت
میلے میں آ کے جانا   ہے علم کا خزانہ
کیسی ہیں سب کتابیں   اچھی ہیں سب کتابیں

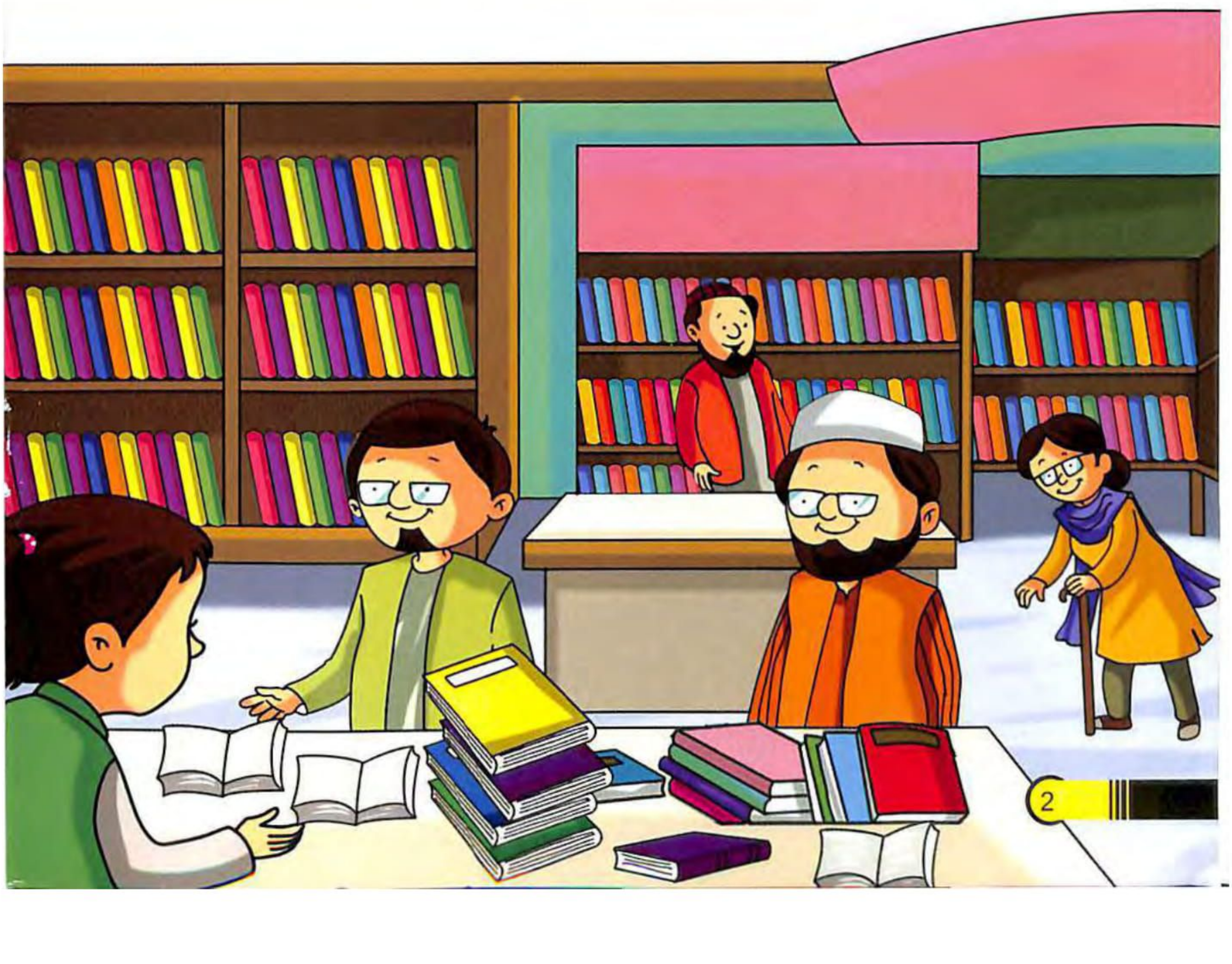

قصے کہانیاں ہیں　　راجے ہیں، رانیاں ہیں
علمی کتاب بھی ہے　　فنی کتاب بھی ہے
سستی سے سستی دیکھو　　مہنگی سے مہنگی دیکھو
جیسی کتاب چاہو　　میلے میں آ کے لے لو
بیٹھا کہیں مصور　　کاغذ پہ کرتا کھر کھر
فیضِ کتب اٹھاتا　　ہے آج بچہ بچہ

تم بھی فراغ آؤ
بچوں کو ساتھ لاؤ

جب ہم بھی بڑے ہو جائیں گے

ہم رنگِ جنوں سے ہستی کی تصویر بدل دیں گے اک دن
تدبیر و عمل سے دنیا کی تقدیر بدل دیں گے اک دن
جب ہم بھی بڑے ہوجائیں گے......
ظلمت کو مٹائیں گے اک دن، یہ کر کے دِکھائیں گے اک دن
دل جس سے ہوں روشن لوگوں کے، وہ دیپ جلائیں گے اک دن
جب ہم بھی بڑے ہوجائیں گے......

دیکھے ہیں جواب تک لوگوں نے، وہ خواب کریں گے ہم پورے
صحرائے وطن کو مل جل کر سینچیں گے لہو سے ہم اپنے
جب ہم بھی بڑے ہوجائیں گے......

ہم چیر کے سینہ دھرتی کا، ڈھونڈیں گے خزانہ دولت کا
آکاش پہ جا کر دیکھیں گے، کیا راز ہے اُس کی شہرت کا
جب ہم بھی بڑے ہوجائیں گے......

کیا چیز ہے اُس کے دامن میں ساگر میں اُتر کر دیکھیں گے
طوفان میں کتنا دم خم ہے، کچھ دیر ٹھہر کر دیکھیں گے
جب ہم بھی بڑے ہوجائیں گے......

ہولی

کیا خوب آئی ہولی
مستوں کی نکلی ٹولی

کیا خوش گوار دن ہے
اک پُر بہار دن ہے

اُڑتا گلال دیکھو
چہرے ہیں لال، دیکھو

پچکاریوں کے دھارے
خوش رنگ ہیں نظارے

جذبوں کی وہ خوشی ہے
رنگوں میں جو چھپی ہے

رنگوں سے تر بدن ہے
رنگین پیرہن ہے

سب ناچ گا رہے ہیں
اُودھم مچا رہے ہیں

گلیوں میں گھومتے ہیں
مستی میں جھومتے ہیں

سب ٹوٹ کر ہیں ملتے
یوں مل کے سب ہیں کھلتے

دوری نہ فاصلہ ہے   ہولی میں سب روا ہے
نیلا، ہرا، گلابی   رنگ آج اُڑاتی بھابی
راہلؔ، کشورؔ، گوپیؔ   کھیلیں گے ہم سے ہولی
گھر میں بنائے سب نے   پکوان میٹھے میٹھے
تیوہار ہے نرالا   اُلفت میں سب کو ڈھالا
ہولی نے آ کے پھر دی   تعلیم ایکتا کی

رُت کیا فراغؔ چھائی
گوکل کی یاد آئی

اے زمینِ وطن

اے وطن، اے وطن، اے زمین وطن
ہم ہیں تارے ترے، تو ہمارا گگن

تیری شہرت زمانے میں صدیوں سے ہے
تو وفا کے فسانے میں صدیوں سے ہے
تو ہمیشہ رہے یوں ہی رشکِ زمن
اے وطن، اے وطن، اے زمینِ وطن
ہم ہیں تارے ترے، تو ہمارا گگن

قابلِ رشک ہے تیرا نام و نمود
اے وطن، درحقیقت ہے تیرا وجود
شانِ گنگ و جمن، فخرِ کوہ و دمن
اے وطن، اے وطن، اے زمینِ وطن
ہم ہیں تارے ترے، تو ہمارا گگن

لٹنے دیں گے نہ ہرگز تری آبرو ہر قدم پر تجھے دے کے اپنا لہو
ہم سلامت رکھیں گے ترا بانکپن اے وطن، اے وطن، اے زمینِ وطن
ہم ہیں تارے ترے، تو ہمارا گگن
تجھ پہ ڈالے گا کوئی جو اوچھی نظر سرحدوں سے بڑھے کوئی دشمن اگر
ہم نکل آئیں گے سر پہ باندھے کفن اے وطن، اے وطن، اے زمینِ وطن
ہم ہیں تارے ترے، تو ہمارا گگن

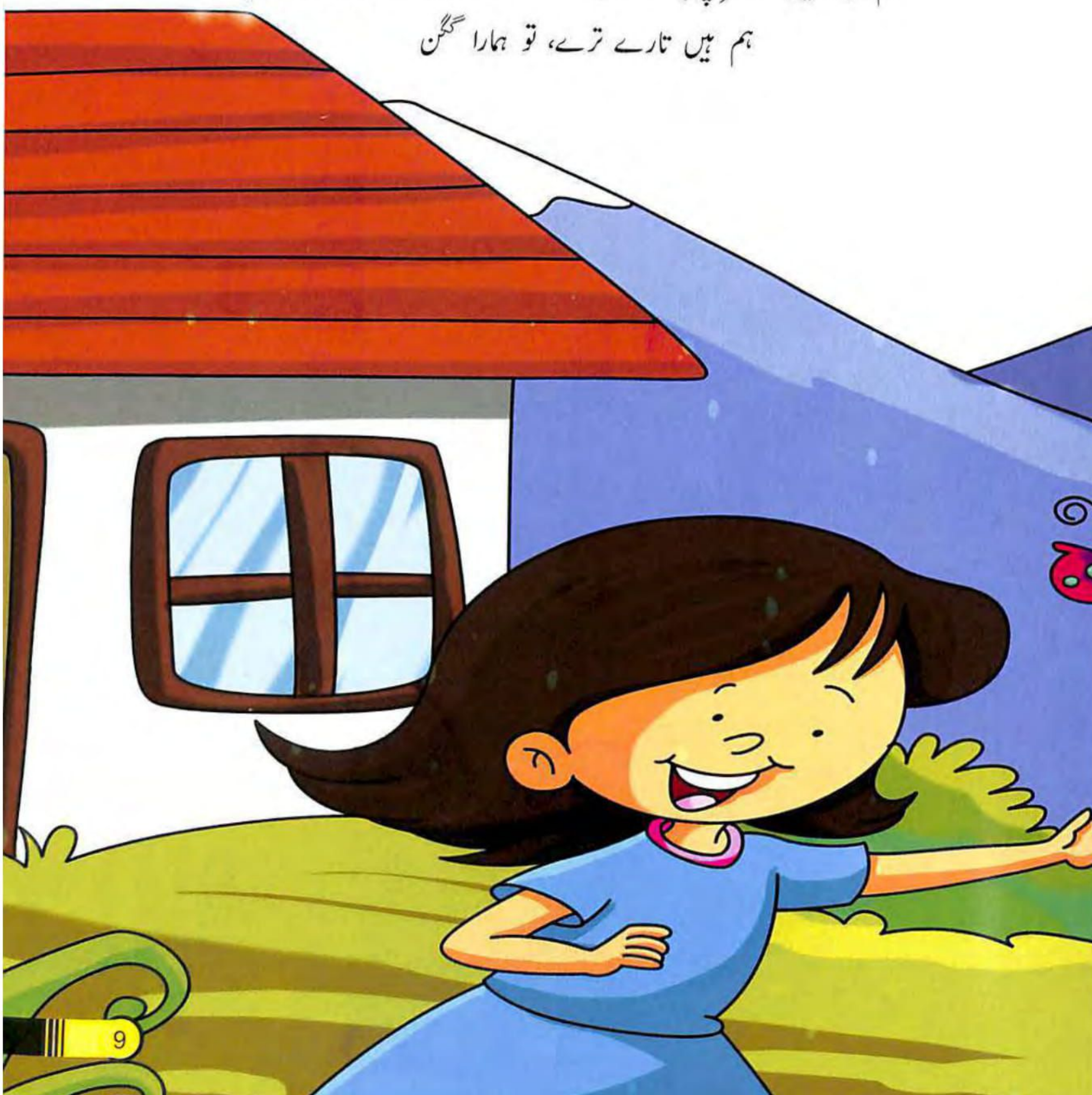

آخر ایسا کیوں ہے پاپا

آخر ایسا کیوں ہے پاپا
میرے شہر کلکتہ میں
مرغی نہیں مرغی ہٹے میں کولھو نہیں کولھو ٹولے میں
مالا نہیں مالا پاڑے میں بیلا نہیں بلیا گھاٹے میں
آخر ایسا کیوں ہے پاپا
میرے شہر کلکتہ میں
چونا گلی میں چونا کب ہے شیشہ گلی میں شیشہ کب ہے
چھاتا گلی میں چھاتا کب ہے بکسا گلی میں بکسا کب ہے

آخر ایسا کیوں ہے پاپا
میرے شہر کلکتہ میں

بھشتی نہیں بھشتی پاڑے میں   موچی نہیں موچی پاڑے میں
حاجی نہیں حاجی پاڑے میں   قاضی نہیں قاضی پاڑے میں

آخر ایسا کیوں ہے پاپا
میرے شہر کلکتہ میں

تال نہیں ہے تال تلے میں   نیم نہیں ہے نیم تلے میں
جھاؤ نہیں ہے جھاؤ تلے میں   بانس نہیں ہے بانس تلے میں

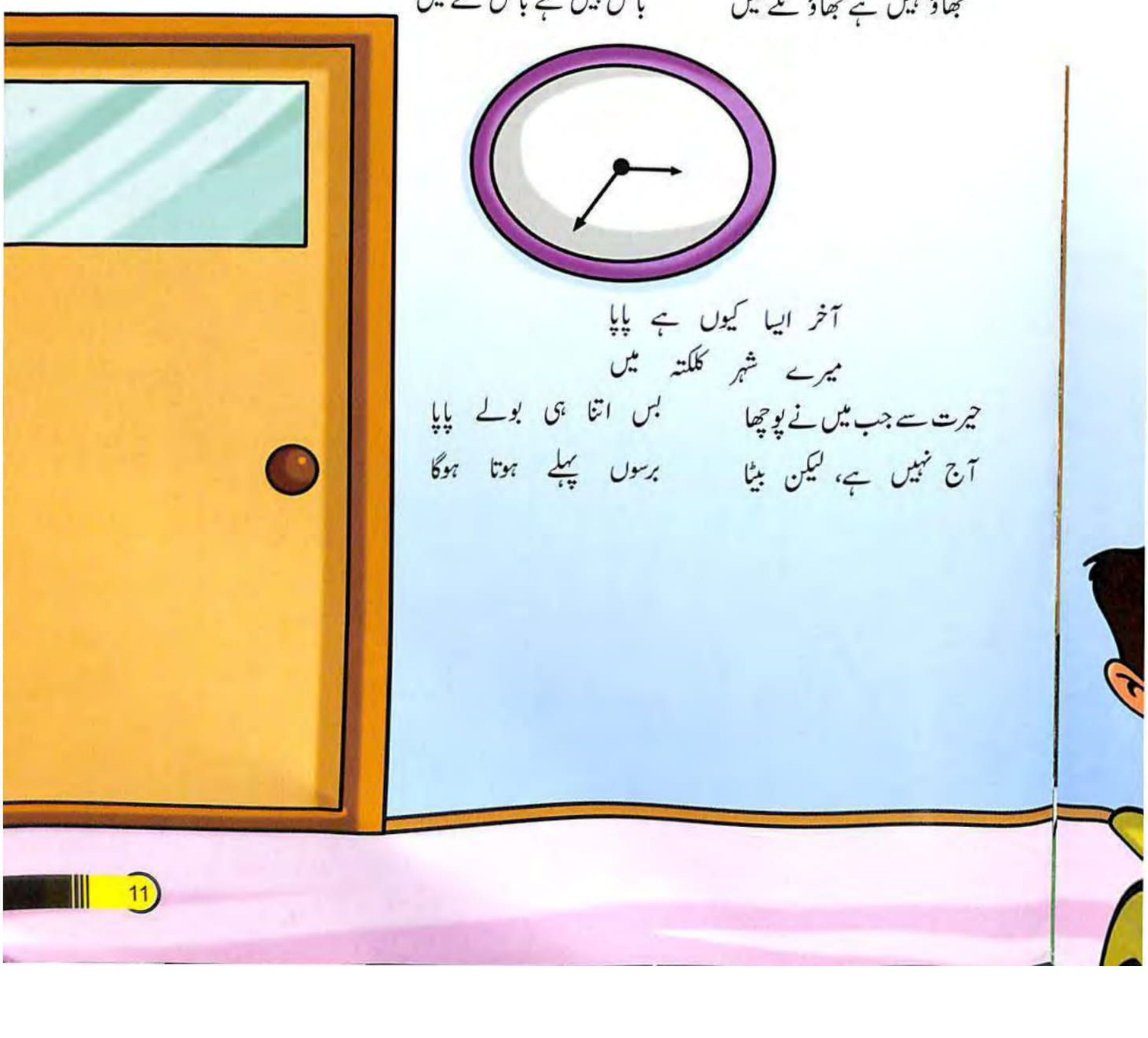

آخر ایسا کیوں ہے پاپا
میرے شہر کلکتہ میں

حیرت سے جب میں نے پوچھا   بس اتنا ہی بولے پاپا
آج نہیں ہے، لیکن بیٹا   برسوں پہلے ہوتا ہوگا

سورج

سورج نکل رہا ہے منظر بدل رہا ہے
ساگر میں کل سما کے نکلا ہے پھر نہا کے
چھٹنے لگا اندھیرا اُگنے لگا سویرا
کیا صبح کسمسائی پھر کھل اُٹھی خدائی
سورج جہاں میں تنہا پھیلاتا ہے اُجالا
دنیا کو روشنی دی پودوں کو زندگی دی
کہتا رہا زمانہ صدیوں سے یہ فسانہ
پیشانیِ فلک کا سورج چمکتا ٹیکہ
سورج کو جب قریں سے خود دیکھا آدمی نے
تب وہ یقیں سے بولا اک آگ کا ہے گولہ
مشرق سے چل پڑا ہے مغرب کو جا رہا ہے
پہیا بنا رواں ہے ہمت مگر جواں ہے
روکے کہاں رُکے گا چلتا ہی وہ رہے گا
جب شام کی پہاڑی اُلٹے گی دن کی گاڑی
سورج بھی جا چھپے گا پردے ہی میں رہے گا
بدلیں گے پھر نظارے
چمکیں گے چاند تارے

ISBN:978-93-5160-148-7

NCPUL
New Delhi

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند
فروغ اردو بھون ایف سی 33/9،
انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی۔ 110025

₹ 20/-